بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ویحل لہم الطیبٰت ویحرم علیہم الخبٰئث
(الاعراف : ۱۵۷)

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی معرکہ آرا کتاب
''تمباکو اور اسلام'' پر
گراں قدر



ناشر
دار الکتاب الاسلامی
ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

نام کتاب	:	تقاریظ وتبصرے
مرتب	:	محمد اقبال رحیمی
ایڈیشن	:	2007ء
تعداد	:	500
صفحات	:	40
ناشر	:	دار الکتاب الاسلامی ابراہیم پور، اعظم گڑھ، یوپی
کمپوزنگ	:	گلیکسی گرافکس، جے پور موبائل : 9314510296

''تمباکو اور اسلام'' کے ایڈیشن :

پہلا ایڈیشن	فرید بک ڈپو، نئی دہلی	۲۰۰۲ء
دوسرا ایڈیشن	جمعیۃ الاصلاح، جے پور	۲۰۰۴ء
تیسرا ایڈیشن	مجلس نشریات اسلام، کراچی	۲۰۰۵ء
چوتھا ایڈیشن	بیت العلم ٹرسٹ، کراچی	۲۰۰۶ء

Taquaareez -wa- Tabsere

Published by
Islamic Book House
Ibrahimpur, Azamgarh, U.P. PIN 276 403

اپنی بات

اس وقت تمباکونوشی نے اپنی ہلاکت خیزیوں کی وجہ سے عالمی صحت تنظیم (W.H.O.) اور صحت کے میدان میں کام کرنے والے دیگر اِداروں اور تنظیموں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کے خطرناک نقصانات کے مدِّ نظر ملکی اور عالمی سطح پر تمباکونوشی کے انسداد کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ کے ذریعے جد و جہد جاری ہے۔ بعض مسلم ممالک میں بھی سرکاری اور عوامی سطح پر لوگوں کو اس سے پرہیز کرنے کی تلقین کی جاتی ہے، ہمارے ملک ہندوستان میں بھی اس کے بارے میں کچھ بیداری ہوئی ہے اور بعض قوانین اس سلسلے میں وضع کیے گئے ہیں، غیر مسلم تنظیمیں اس سلسلے میں سرگرمِ عمل ہیں جب کہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی مہم نہیں چلائی جاتی بلکہ اگر قوم و امت کا کوئی ہمدرد اس بُرائی سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے کمربستہ ہوتا ہے تو اس کو ''عاشقانِ خشک مَے'' کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی جنہوں نے تمباکو کے موضوع پر اردو میں ''تمباکو اور اسلام'' کے نام سے ایک بے مثال کتاب تالیف کی ہے جو فرید بک ڈپو دہلی، جمعیۃ الاصلاح جے پور، مجلسِ نشریات اسلام ناظم آباد (کراچی) اور بیت العلم ٹرسٹ گلشن اقبال (کراچی) سے شائع ہو چکی ہے اور دوسرے اداروں سے بھی یہ کتاب عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ تمباکونوشی جیسی بُرائی سے عوام کو آگاہ کرنے کے لیے مولانا کی یہ ایک جرأت مندانہ کوشش اور مثبت اقدام ہے۔ یہ کتاب حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) کے پیشِ لفظ اور مفتیٔ راجستھان حضرت مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی کے مقدمہ سے مزیّن

ہے۔ اس کتاب کی عمومی طور پر پذیرائی ہوئی ہے لیکن بعض ہٹ دھرم اور کتاب وسنت سے انحراف کے خوگر اور ''ما ألفينا عليه آباء نا'' کو اپنا دستورِ حیات بنانے والے حضرات نے کتاب اور مصنف کو ہدفِ ملامت بنایا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شیخ ابنِ باز کے فتوے کی تشہیر کے لیے یہ کتابچہ لکھا گیا ہے اور یہ نجدی علماء کے فتوے اور ان کے فراہم کردہ دلائل کا ٹیپ ریکارڈر ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں افتراق و اختلاف اور اشتعال پیدا کرنے کے لیے غیر ضروری مسئلہ کی آڑ لی گئی ہے اور یہ کتاب فقہِ اسلامی کی تدوینِ جدید کی آئینہ دار ہے اور حوالہ جات میں اصل مراجع کے بجائے عموماً جدید مصنفین اور غیر مقلد علماء کی تحریروں و کتابوں پر اعتماد کیا گیا ہے، وغیرہ مضحکہ خیز ریمارکس کر کے اپنی متعفن اور مفلوج ذہنیت کا بین ثبوت پیش کیا ہے۔

ان حضرات کی ہرزہ سرائی اور ہفوات کا حرفاً حرفاً جواب دینے کے لیے ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے جس کے لیے فی الحال مصنف کو فرصت نہیں ہے۔ البتہ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں نجدی علماء یا اہلِ حدیث کی کتابوں پر اعتماد نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کے نقطۂ نظر کو بیان کرنے کے لیے ان کی بعض کتابوں سے صرف اقوال نقل کیے گئے ہیں، باقی مراجع مقلدین علماء ہی کے ہیں۔ بعض کتابیں تو ایسی ہیں کہ مولانا اسیر ادروی اور مفتی شعیب احمد بستوی اور ان کے حواریوں نے نام بھی نہیں سنے ہوں گے اور وہ کتابیں ان کی دسترس سے باہر ہیں۔ مصنف نے اس کتاب کی تالیف کے سلسلے میں دار المصنفین اعظم گڑھ اور رضا لائبریری رامپور سے لے کر خلیج عرب کی بعض مشہور لائبریریوں تک کی خاک چھانی ہے، جن کا تصور نام نہاد مدعیانِ علم نہیں کر سکتے۔

مصنف نے یہ کتاب کسی کے فتوے کی تشہیر یا افتراق بین المسلمین کے لیے تالیف نہیں کی ہے بلکہ فریب خوردہ، ہٹ دھرم اور تارکِ کتاب وسنت کو مخاطب کر کے ''الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر'' کا فریضہ ادا کیا ہے، جس کی ہدایت شریعت میں ہر مسلمان کو دی گئی ہے۔ مخاطب کو اختیار ہے ''فمن شآء فليؤمن ومن

شآء فلیکفر ''**ایمان وہدایت کی توفیق تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔**''إنك لا تهدی من أحببت ولكن الله يهدی من يشآء''.

چونکہ ان مدعیانِ علم کے گمراہ کن ومغالطہ آمیز تبصرے جو اپنے اپنے رسالوں میں شائع کر چکے ہیں، بعض لوگوں کی نگاہوں سے گزرے ہوں گے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ زیر بحث کتاب پر بعض علماء کی جو تقریظات واخبارات ورسائل کے تبصرے ہم کو موصول ہوئے ہیں ان کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اس زمانۂ قحط الرجال میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جو علاقائی اور آبائی خود ساختہ فرسودہ اقدار کو پسِ پشت ڈال کر حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کی جرأت رکھتے ہیں'' ولا يخافون لومة لائم ''اور سلف نے قیاس وگمان سے جو لکھ دیے ہیں، اُسے آسمان سے اُترے ہوئے صحیفے قرار نہیں دیتے۔

اقبال احمد رحیمی



تقریظ بقلم حضرت مولانا محمد ظفیر الدین مفتاحی حفظہ اللہ

مفتی دارالعلوم دیوبند

آپ کی کتاب ''تمباکو اور اسلام'' ملی، میں نے اس کا بڑا حصّہ پڑھا، دلی مسرّت ہوئی کہ آپ نے جستجو کا حق ادا کر دیا۔ یہ واقعہ ہے، آپ نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے، جو کچھ لکھا مدلل لکھا اور بہت خوب لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے، خدا کرے آپ کی یہ محنت مسلسل جاری رہے اور دینی مسائل پر کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں۔ ماشاء اللہ آپ میں مطالعہ کا کافی ذوق ہے اور لکھنے کا عمدہ سلیقہ ہے۔

محمد ظفیر الدین غفرلہ (مفتی دارالعلوم دیوبند) — یکم رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

تقریظ بقلم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن بجنوری رحمہ اللہ

تمباکو ایک مشہور نبات ہے جو دنیا بھر میں حقّہ، بیڑی، پان، سگریٹ اور نسوار وغیرہ متعدد طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لائق مصنف نے اس موضوع پر نہایت تحقیق سے لکھا ہے، اگر یہ مقالہ کسی یونیورسٹی کی جانب سے ہوتا تو فاضل مصنف کو اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی جاتی۔

تمباکو کو میں نے طالب علمی کے زمانے سے پیشتر حقّہ، بیڑی، سگریٹ کی صورت میں استعمال کیا ہے اور اب پان کی صورت میں اس طرح استعمال کرتا ہوں کہ پہلے اس کو خوب دھو کر سکھا لیتا ہوں، اس طرح اس میں ہلکی کڑواہٹ رہتی ہے، اس کے باوجود بھی یہ نقصان دہ ہے۔ تمباکو بھلے ہی جائز الاستعمال ہے لیکن اس کا ترک ہر اعتبار سے بہتر ہے۔ ترکِ تمباکو نوشی پر مصنف کی یہ قابلِ قدر تصنیف ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

عزیز الرحمٰن غفرلہ، بجنور — ۲۵/جنوری ۲۰۰۳ء

تقریظ بقلم جناب الطاف احمد اعظمی صاحب

پروفیسر و ہیڈ سنٹر فار ہسٹری آف میڈیسن اینڈ سائنس
ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی ۔۶۲

آپ کی کتاب کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد میرا خیال ہے کہ اپنے موضوع پر یہ ایک بے حد مفید اور معلومات افزا کتاب ہے۔ آپ نے طبی اور اسلامی (فقہی) دونوں پہلوؤں سے تمباکو نوشی کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ فقہی پہلو اس کے طبی پہلو کے مقابلے میں زیادہ مبسوط اور مدلل ہے، طبی پہلو مزید وسعت کا طالب ہے۔ اسلامی زاویہ سے آپ کا رجحان حرمت کی طرف ہے یعنی مکروہِ تحریمی ہے۔ میرے خیال میں اس کا استعمال صرف دواءً جائز ہے اور وہ بھی صرف خارجی طور پر۔ طب کی اکثر کتابوں میں اس کے خارجی استعمال کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس کا داخلی استعمال صرف ان برگشتہ طالعوں کے لیے مباح ہے جو کسی وجہ سے اس کے عادی ہو چکے ہیں اور ترک کی صورت میں نفسیاتی اور ذہنی اذیت کا اندیشہ ہو، ان کے حق میں بھی بہتر ہوگا کہ وہ بتدریج اس مضرت رساں شے سے گلوخلاصی کر لیں۔

امید قوی ہے کہ اربابِ علم آپ کی اس علمی کاوش کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں گے اور عام لوگ بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

۱۰/اکتوبر ۲۰۰۲ء

خیر اندیش
الطاف اعظمی

☆☆☆

تقریظ بقلم مولانا محمد راحت علی ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

استاذ حدیث و ناظمِ تعلیمات دار العلوم کراچی

تمباکو جس کے استعمال میں مختلف درجے ہیں اور اس کے مختلف طریقے رائج الوقت ہیں، اس کے بہت سے استعمال تجربات اور طبی تحقیقات کے پیشِ نظر انسانی جسم و جان اور اس کے قلب و اذہان کے لیے مضر ثابت ہو چکے ہیں، اہلِ علم نے اس مضرت اور ہلاکت آفرینی کی وجہ سے اس سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔

برصغیر پاک و ہند میں تمباکو کے استعمال کی روک تھام کی بہت زیادہ کوشش نہیں کی گئی، اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے فاضلِ محترم مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب زید مجدھم نے قلم اُٹھایا اور اس موضوع پر مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک مقالہ مرتب فرما دیا۔ ماشاء اللہ فاضل محترم کی محنت قابلِ تحسین ہے، اور یہ رسالہ ہر خاص و عام کے مطالعہ کے لائق ہے۔

بہرحال پیشِ نظر مقالہ علمی اور تحقیقی رنگ میں مرتب کیا گیا ہے۔ فاضل مرتب اس محنت پر مبارکباد کے اور اپنے جذبۂ اصلاح پر دعاؤں کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو نشہ آور اشیاء بالخصوص تمباکو اور اس کے مشمولات سے پرہیز کرنے کا ذریعہ بنا دے اور فاضل مرتب کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین

امید ہے علماء، خطباء اور اہلِ فتویٰ حضرات اس کے مطالعہ سے استفادہ فرما کر عوامی سطح پر تمباکو سے پرہیز کرانے کی کوشش فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلم قوم کو ہر قسم کی غفلت، مدہوشی، خود فراموشی، خدا فراموشی سے اور ہر قسم کے اسراف و تبذیر سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد راحت علی ہاشمی

۱۴۲۶/۶/۲۳ھ

(بیت العلم ٹرسٹ کراچی کے ایڈیشن میں چھپی تقریظ سے اقتباس)

رپورٹ

مشہور عالم ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی کی کتاب کے بارے میں گرانقدر رائے جوانھوں نے مفتی اعظم سعودی عربیہ کو رپورٹ کی شکل میں پیش کی

صاحب السماحة المفتي العام للمملكة ورئيس هيئة كبار العلماء حفظه الله.

سلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد.

فقد اطلعت على كتاب "الدخان وموقف الإسلام منه" باللغة الأردية للشيخ حفظ الرحمٰن الندوی المدنی المتخرج فی الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة. وقرأت فيه من مواضع كثيرة فوجدته كتاباً نافعاً جداً في بيان أضرار التمباك وحكم الإسلام فيه، وقد بذل المؤلف فی تأليفه جهداً مشكوراً، اذ جمع آراء الفقهاء فيه من قديم الزمن، أعنی فقهاء المدارس الفقهية الأربع وناقش آراء الذين جنحوا الى كونه حلالاً وهم قليلون، وأثبت أنهم كانوا على خطأ، وجمع كذلك آراء وأدلة الذين قالوا انه حرام استعماله بأی شكل كان وهم كثيرون، وذكر المراجع العربية وغير العربية وكتب الطب التی استفاد منها فی إعداد كتابه فكان موفقاً فی إعداد كتابه إعداداً علمياً على نمط البحوث العلمية التی تعد فی الجامعات لنيل الشهادات العلمية.

فأرى والرأی الأتم لسماحتكم أن الكتاب جدير بأن يطبع ويوزع بين الناطقين بالأردية وبأن يترجم باللغة الإنجليزية السهلة ويطبع لغرض الدعوة إلى الله ولبيان حكم الإسلام فی الدخان بجميع أنواعه. هذا مارأيت أن أكتبه لسماحتكم عن هذا الكتاب.

و لايفوتني من الذكر أني أعجبت بالإتجاه الفكري للمؤلف اذ كلما وجد فرصة ذكر أن الأساس هو القرآن والسنة وأنه لا اعتبار لأقوال الناس ولا حجة فيها اذا كانت غير مؤيدة بالقرآن والسنة ولاغرابة في هذا. فقد درس المؤلف في الجامعة الإسلامية واستفاد من علماء المملكة و اتجاههم الصريح الواضح إلى التمسك بالأصلين القرآن الكريم والسنة النبوية.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

د. محمد لقمان السلفي

١٤٢٣/١١/١٧هـ

تبصرہ جریدہ ''ترجمان'' دہلی

زیر تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' شیخ حفظ الرحمٰن اعظمی استاذ جامعۃ الہدایہ جے پور (راجستھان) کی کد و کاوش کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی کے پیش لفظ و مولانا حکیم احمد حسن خاں صاحب ٹونکی کے وقیع مقدمہ کے ساتھ بہترین کاغذ، عمدہ گیٹ اپ کے ساتھ متوازن اور سلجھے ہوئے اسلوب میں اپنے موضوع پر عمدہ کوشش ہے۔

تمباکو کی تاریخ، اس کا سفرنامہ، اس کا اربابِ اقتدار تک پہنچنا، مسلم سلاطین کا اس کی روک تھام کے لیے قدم اُٹھانا، قرآنِ کریم، سنتِ رسولؐ، فقہائے امت اور مفتیانِ مذاہب کے تمباکو سے متعلق فتوے، فیصلے نیز معالجین کی آراء اور عالمی صحت پر نظر رکھنے والوں کے بیان کردہ آنکڑے، تمباکو نوشی کے خلاف منعقدہ کانفرنسیں، ان کے فیصلے، اکابر علماء مذاہبِ اربعہ کے ساتھ ساتھ قدیم و جدید سلفی علماء کی وقیع آراء اس کتاب کی جان ہیں۔

کتاب اپنے موضوع پر نہایت عمدہ کوشش ہے، اس وقت ملک اور بیرونِ ملک تمباکو نوشی کے خلاف متعدد کوششیں ہو رہی ہیں، ایسے میں اس بُرائی کے خلاف اسلام کی صحیح نمائندگی کے لیے اس کتاب کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

کتاب میں تمباکو نوشی کے جواز میں جو کچھ کہا گیا ہے اور جن علماء کے نام لیے گئے ہیں، اگر اُس سے صرف یہ کہہ کر صرفِ نظر کر لیا جاتا کہ ان علماء کی یہ آراء اس وقت کی ہیں جب کہ تمباکو نوشی کے مضر اثرات کا علم نہیں ہوا تھا تو ہمارے خیال میں بہتر تھا۔ اس وقت صرف اس کی بو کو ناپسند مان کر اس کو مکروہ قرار دیا گیا تھا۔ اگر ان کے سامنے بھی مضر اثرات ظاہر ہو جاتے جو آج ظاہر ہو رہے ہیں تو وہ بھی ہرگز اس کے جواز کا فتویٰ نہ دیتے۔

بہرحال! اپنے موضوع پر یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ آج کی دنیا کو نشہ کی لت سے چھٹکارا دِلایا جا سکے اور جو کوششیں عالمی طور پر نشہ بندی کے تعلق سے ہو رہی ہیں ان کو موثر بنایا جا سکے، تاکہ ملک و ملت کو تمباکو نوشی سے ہونے والے نقصانات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

تبصرہ بقلم مولانا رضاء اللہ عبد الکریم مدنی

جریدہ ''ترجمان'' شمارہ ۶/ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۳ھ

مطابق ۱۶/ اگست ۲۰۰۲ء

تبصرہ روزنامہ ''راشٹریہ سہارا'' دہلی

زیر تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں، عوام میں تمباکو نوشی آج کل اس قدر پھیل چکی ہے کہ ایک ناسور معلوم ہوتی ہے بلکہ آج کے نوجوان سگریٹ اور تمباکو نوشی پر فخر کرتے دیکھے جا سکتے ہیں، یہ انسانی معاشرہ کی بہت بڑی کمزوری ہے۔ اس سے جسمانی اور ذہنی نقصانات سے قطع نظر، آنے والی نسلوں پر

بھی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ تحقیق کے دوران پایا گیا کہ سگریٹ یا شراب نوش خواتین کے یہاں پیدا ہونے والے بچّے ان خواتین کے مقابلے جو اس لعنت سے پرہیز کرتی ہیں، کئی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے اس موضوع پر جو مختلف مضامین قلمبند کیے ہیں، وہ دلائل کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں، ساتھ ہی انہوں نے اس سلسلے میں جو ملک و بیرونِ ملک سروے ہوتے رہتے ہیں، اُن کو بھی موضوعِ سخن بنایا ہے۔ اس سلسلے میں چین کو سرِ فہرست بتایا گیا ہے، جہاں تمباکو نوشی سے دو ہزار افراد روزانہ موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں ہر سال کم و بیش آٹھ لاکھ افراد تمباکو نوشی کی مختلف بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

تمباکو نوشی کے خلاف دنیا میں جو مختلف مہمیں چلائی گئی ہیں ان کا بھی مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں گیارہویں صدی ہجری میں سلطان محمد چہارم نے دونوں ہونٹ کاٹنے کی سزا تجویز کی تھی۔ ہندوستان میں بھی شہنشاہ جہانگیر نے اپنی مملکت میں تمباکو نوشی پر پابندی عائد کر دی تھی۔

اس کتاب کے پانچ باب ہیں۔ پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کے تاریخی پسِ منظر سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں اباحت اور ائمہٴ اربعہ کے نزدیک اس کے جواز یا عدمِ جواز سے بحث کی گئی ہے۔ تیسرا باب حرمت کے بیان میں ہے۔ چوتھے باب میں اس سلسلے کے فتاوے جمع کیے گئے ہیں جب کہ پانچویں و آخری باب میں اباحت و حرمت کے دلائل کو پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ دلائل نے اس کتاب کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔ یقین ہے کہ یہ کتاب اہلِ علم ہاتھوں ہاتھ قبول کریں گے۔

روزنامہ ''راشٹریہ سہارا''

شمارہ ۴؍اگست ۲۰۰۲ء

☆☆☆

تبصرہ ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ

تمباکو کے جواز و عدمِ جواز کی بحث پُرانی ہو چکی لیکن حلت و حرمت سے قطع نظر اس کی مضرت پر سب کا اتفاق ہے، تہذیبِ جدید نے خود اپنے ہاتھوں خودکشی کے جو سامان مہیّا کیے ہیں اس میں تمباکو کا اثر و عنصر غالب ہے۔ سگریٹ اور نکوٹین کے تباہ کن اثرات اب کسی سے مخفی نہیں لیکن ہر نشہ آور شے کی طرح اس کی لت بھی چھٹتی نظر نہیں آتی۔ اس موضوع پر بہت لکھا جاتا رہا ہے لیکن یہ کتاب اس لحاظ سے سب سے جدا ہے کہ اس میں حلت و حرمت کے تمام دلائل، علماء، خصوصاً ائمہٴ اربعہ کے مکاتبِ فقہ کی روشنی میں تفصیل سے بیان کرنے سے پہلے تمباکو کی حقیقت، تاریخ، مختلف ملکوں میں اس کے وجود، طبی حیثیت، اسلام اور دیگر مذاہب میں اس کی حیثیت، عہدِ اسلامی میں مصر و ترکی و ہندوستان کے سلاطین کے احکام اور تمباکو کے خلاف موجودہ مہم پر محققانہ شان سے بحث کی گئی ہے۔ لائق مصنف کے نزدیک تمباکو شراب کی طرح حرام و نجس تو نہیں لیکن مکروہِ تحریمی ضرور ہے اور اس بنیاد پر وہ تمباکو کی کاشت اور تجارت کو غیر شرعی فعل اور اس کی آمدنی کو حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی رقم سے کوئی عبادت دُرست نہیں، بلکہ تمباکو نوش علمائے دین کو امامت، خطابت اور افتاء سے دور رکھنا چاہیے لیکن یہ احتیاط اور اعتدال سے تجاوز ہے۔ قولِ متوازن یہی ہے کہ تمباکو کی غیر معمولی ضرر رسانی اور اس کے تباہ کن اثرات کی وجہ سے ہر ممکن حد تک اس سے اجتناب کیا جائے، کتاب کا اصل پیغام یہی ہے۔ فقہی مباحث کی قدرے خشک فضا میں اردو اور فارسی کے قدیم اور کچھ جدید اشعار پیش کر کے ضیافتِ طبع کا سامان بھی مہیّا کر دیا گیا ہے، کتاب کی افادیت بہر حال مسلّم ہے۔

تبصرہ بقلم مولانا محمد عمیر الصدیق دریابادی ندوی

ماہنامہ ''معارف'' شمارہ فروری ۲۰۰۳ء

تبصرہ پندرہ روزہ ''تعمیر حیات''، لکھنؤ

کتاب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر اور اس کی طبی حیثیت کو جہاں بیان کیا گیا ہے وہیں اباحت وحرمت کے سلسلے میں مسالکِ اربعہ کے علماء کی آراء بیان کی گئی ہیں۔ فاضل مصنف اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سبھی مکاتبِ فکر کے علماء کے مابین تمباکو کی حلت وحرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے لیکن اس پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے کہ مضرصحت چیز سے پرہیز کرنا چاہیے اور اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ مضرصحت ہے۔ صرف استعمال کرنے والے کے لیے ہی نہیں بلکہ ان سب کے لیے جو اس فضا میں سانس لیتے ہیں، حرمت پر اتفاق نہ بھی ہو لیکن اسراف ہونے پر اتفاق ضرور ہے۔ فاضل مصنف نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پورے دلائل کے ساتھ تمباکو اور اسی کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ کے مسئلے پر بحث کی ہے، معاشرہ سے اس وبا کو ختم کرنے کی ان کی یہ ایک کوشش ہے۔

پندرہ روزہ ''تعمیر حیات'' شمارہ ۲۵، اگست ۲۰۰۳ء
تبصرہ بقلم مولانا محمود حسنی ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''دارالسلام'' مالیرکوٹلہ پنجاب

تمباکو نوشی ہر صورت میں نقصان دہ ہے۔ خاص طور پر بیڑی سگریٹ کی صورت میں تمباکو کے نقصانات پر تمام اطباء اور ڈاکٹروں کا تقریباً اتفاق ہے۔ شرعی طور پر نجد کے علماء کا تمباکو نوشی پر اپنا ایک نقطۂ نظر ہے اور وہ مختلف دلائل کی روشنی میں اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف کیونکہ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں اس لیے قدرتی طور پر وہاں کے علماء سے متاثر ہیں۔ کتاب صاف ستھری ہے اور تمباکو نوش اگر اس کو پڑھ کر اس بُری حرکت سے باز آجائیں تو ہم سمجھیں گے، یہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔

ماہنامہ ''دارالسلام'' شمارہ نومبر ۲۰۰۳ء

تبصرہ ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' دہلی

زیرنظر کتاب ''تمباکو اور اسلام'' مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی تحقیقی کدوکاوش ہے جس میں تمباکو کی ہیئتِ ترکیبی، تاریخی پسِ منظر اور طبی تحقیق کی روشنی میں اس کے نقصانات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے نیز تمباکو کی اباحت وحرمت سے متعلق ائمۂ اربعہ کے رجحانات اور مختلف مسالک کے علماء کی آراء بیان کی گئی ہیں۔
تمباکو میں نکوٹین نامی مادہ پایا جاتا ہے۔ تمباکو کھانے، بیڑی، سگریٹ اور حقّہ پینے کے علاوہ اس کے دیگر طریقۂ استعمال سے نکوٹین انسان کے اندر سرایت کرتا ہے، جس سے انسان کو وقتی طور پر خمار وسرور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی حلت وحرمت پر مختلف ائمہ وعلماء میں اختلافات تو پائے جاتے ہیں مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ چیزیں مضر ومہلک ہیں۔ سروے سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ بیڑی وسگریٹ سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور اس کے نتیجے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔
جدید تحقیق کے مطابق بیڑی وسگریٹ پینے والے اپنی صحت پر ظلم تو کرتے ہی ہیں، دھوؤں سے انہیں بھی متاثر کرتے ہیں جو ان کے آس پاس میں موجود ہوں۔ بڑی عجیب بات یہ ہے کہ سگریٹ کے پیکٹ پر اس کے مہلک ہونے کی بشارت بھی واضح طور پر لکھی ہوتی ہے اور سرِ عام بیچنے اور پینے کی اجازت بھی ہوتی ہے۔ زیرنظر کتاب میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے تمباکو کا معروضی مطالعہ پیش کیا ہے جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا تاریخی پسِ منظر پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں تمباکو کی حلت وحرمت پر بحث کی گئی ہے۔ جب کہ تیسرا باب حرمت کے بیان میں ہے۔ چوتھے باب میں اس کے متعلق فتاوے جمع کیے گئے ہیں اور پانچویں باب میں اس کے جواز وعدمِ جواز کے دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس پوری بحث کے بعد قضیہ کو بالآخر ایسا رُخ دیا ہے جس سے قاری تمباکو کے عدمِ مباح کا قائل ہوئے بنا نہیں رہ سکتا اور یہی مصنف کا بھی رجحان معلوم

ہوتا ہے۔ بہر حال یہ سچ ہے کہ تمبا کو انسانی زندگی کے لیے مضر ہے اور اس سے پرہیز ناممکن بھی نہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس موضوع پر اہم علمی و تحقیقی کام کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کو سماج میں پوری طرح پھیلا دی جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے سماج میں بڑی تبدیلی رونما ہوگی۔ کتاب پر ہندوستان کے ممتاز عالمِ دین اور ادیب مولانا سعید الرحمٰن اعظمی کے پیش لفظ نے کتاب کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔

ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' شمارہ ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۳ء
تبصرہ بقلم مولانا عبدالقادر شمس قاسمی

تبصرہ روزنامہ ''اخبارِ مشرق'' کولکاتا

اس میں دورائے نہیں کہ تمبا کو پوری انسانیت کو گھُن کی طرح کھائے جارہا ہے اور ہمیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں کہ اس کے عادی ہوکر ہم موت کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔ اسلام نشہ آور اشیاء کو حرام بتاتا ہے۔ اس نے ام الخبائث شراب کو حرام قرار دیا اور اس کے استعمال کو گناہِ کبیرہ کہا۔ اب عالمی سطح پر سائنسداں بھی اس کے مضر اثرات کے قائل ہوتے جارہے ہیں اور تمبا کو کے خلاف بین الاقوامی سطح پر مہم چلائی جانے لگی ہے۔ حتیٰ کہ سگریٹ کے ڈبوں پر بھی یہ ہدایت درج ہوتی ہے کہ تمبا کو صحت کے لیے مضر ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس طبی ہدایت سے زیادہ اس کے پُرکشش اشتہارات شائع کرکے اس کے استعمال کو مزید بڑھا دیا جاتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۱ء میں صرف امریکہ میں تمبا کو نوشی کے ذریعہ پیدا ہونے والے مختلف امراض میں مبتلا ہوکر ساڑھے تین لاکھ افراد لقمۂ اجل ہو چکے ہیں۔ چین ایسا ملک ہے جہاں تمبا کو نوشی کی وجہ سے روزانہ دو ہزار افراد مرتے ہیں اور ہندوستان

میں آٹھ لاکھ افراد سالانہ تمبا کو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے مرتے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب مصنف نے کافی جد و جہد کے بعد ترتیب دی ہے جو ان کے وسیع مطالعہ کا بیّن ثبوت ہے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں تمبا کو کا وجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کے استعمال کی کوئی روایت ہمیں ملتی ہے۔ اس لیے اس سلسلے کی کوئی واضح حدیث ہمارے سامنے نہیں۔ مولانا موصوف نے بڑی محنت کے ساتھ ائمۂ اربعہ، علمائے کرام ومفتیانِ دین کے اقوال کو بھی اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، جس سے اس کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے جس میں اس موضوع کے عنوانات پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ فہرست کتاب کے اخیر میں شامل کی گئی ہے جو مناسب نہیں ہے۔

روزنامہ ''اخبارِ مشرق'' شمارہ ۱۴/دسمبر ۲۰۰۳ء
تبصرہ بقلم مشتاق احمد حامی

تبصرہ ماہنامہ ''افکارِ ملّی'' دہلی

تمبا کو نوشی آج کا عام مزاج ہے، اکثر جوان لڑکے، شوقین مزاج عام نوجوان اور نوعمر طلبہ سبھی سگریٹ نوشی، پان، تمبا کو مسالہ اور گٹکا وغیرہ کھانے کے شوقین ہیں۔ خاصے گریجویٹ اور تعلیم یافتہ افراد بھی سگریٹ نوشی کو قابلِ فخر سمجھتے ہیں۔

یہ آج کے معاشرے کی بنیادی کمزوری بن چکی ہے۔ اس کے جسمانی و ذہنی نقصانات متعدد ہیں۔ بہت سی کتابیں اس کے اجتماعی و اقتصادی حیثیت کا مطالعہ کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔ جدید مطالعات سے یہ بات بھی ثابت ہوچکی ہے کہ تمبا کو کا آغاز اصلاً یورپ والوں نے کیا ہے۔ تمبا کو نوشی سے وقتی طور پر ایک سرور کی کیفیت ضرور پیدا ہوتی ہے لیکن اس کے اندر ۲۵۰/زہریلے مادے ہیں، جن کے اثرات دل پر اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پھیپھڑے کے

کینسر، جلن، آنتوں اور گردوں کی بیماریاں اور معدے کا زخم اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں پانچ ابواب کے تحت تمباکو کی حقیقت، اس کی تاریخ، عرب اور مسلم ممالک میں اس کی آمد، اس کی طبی وشرعی حیثیت، اسلام اور دیگر مذاہب میں اس کی اباحت، مختلف مسالک میں اس کی حرمت اور مختلف علماء کے دلائل اور مراکزِ افتاء کے فتاوے وغیرہ پر اچھی روشنی ڈالی ہے۔ مصنف کے نزدیک اس کا استعمال مکروہِ تحریمی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی رائے سے بعض لوگوں کو اتفاق نہ ہو، تاہم حرمت پر اتفاق نہ سہی یہ بات سب مانتے ہیں کہ یہ اسراف ہے، نقصان دہ ہے۔
کتاب علمی حیثیت سے اچھی ہے، پیشکش مناسب ہے اور پڑھے لکھوں کے لیے ایک اچھی کوشش ہے۔

ماہنامہ ''افکارِ ملی'' شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا غطریف شہباز ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''البدر'' کاکوری

تمباکو ایک ایسی بلا ہے جس سے دنیا کا کوئی ملک اور کوئی خطہ محفوظ نہیں ہے۔ سب سے زیادہ حیرتناک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ جتنا اس کے نقصانات کو بیان کر کے اس سے پرہیز کرنے کو کہا جا رہا ہے اتنا ہی اس کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے اور صورتِ حال یہ ہے کہ کسی ملک اور کسی بھی سماج کا کوئی طبقہ بالکلیہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔ تاہم اس کی قباحتوں اور نقصانات سے آگاہ کراتے رہنا بھی اشد ضروری ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو اس کے ابتلاء کا دائرہ اور بھی بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہے۔
تمباکو کا شرعی حکم کیا ہے؟ وہ مکروہ ہے یا حرام؟ آج کے دور میں یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ مؤلف نے بہت محنت کے ساتھ اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس کا استعمال حرام ہے۔ متقدمین ومتاخرین تمام علماء وفقہاء کے اقوال وآراء کو پیش

کرنے کے بعد ان کا تجزیہ کر کے مؤلف نے اپنی یہ حتمی رائے پیش کی ہے کہ پہلے کے لوگوں کو چونکہ تمباکو کے مضر اثرات اور اس کی حقیقی ہلاکت سامانیوں کی پوری طرح واقفیت نہ تھی، اس لیے انہوں نے اس کی حرمت کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اب جب کہ پوری تحقیق کے ساتھ اس کی ہلاکت خیزیاں سامنے آچکی ہیں تو دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں اسے حرام قرار دینے والوں ہی کے قول کو قابلِ ترجیح قرار دیا جا سکتا ہے۔
کتاب دلچسپ بھی ہے اور اپنے موضوع پر اتنا مواد فراہم کرتی ہے جو یکجا طور پر کسی ایک کتاب میں ملنا بہت مشکل ہے۔ مؤلف لائقِ مبارکباد ہیں کہ انہوں نے ایک اہم موضوع کی طرف توجہ مبذول کی اور انشاء اللہ ان کی یہ کاوش ضرور بار آور ہوگی۔

ماہنامہ ''البدر'' شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا عبد العلی فاروقی

تبصرہ ماہنامہ ''جدید النصیحۃ'' حیدرآباد

موجودہ دور میں فکر وعمل کی جو اِباحیت پیدا ہوئی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ماحول کے حد درجہ مکدّر ہونے کی وجہ سے بہت سی بے وقار اور بے وقعت چیزیں باوقار اور باعثِ عزت بن گئی ہیں۔ کالا سفید گردانا جانے لگا ہے، حقیر عمل باعزت مانا جانے لگا ہے، وہ اعمال جو انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں اور مذہبی اعتبار سے بھی ناپسندیدہ ہیں، آج کے زمانے میں اتنے مروّج ہو چکے ہیں کہ ان سے لوگوں کو روکنا اور ان اعمال پر نکیر کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس طرح کی چیزوں میں سے ایک تمباکو کا استعمال اور سگریٹ نوشی بھی ہے۔ آج چاہے بڑے بوڑھے ہوں یا پھر کالج کے نوجوان لڑکے، محنت مزدوری کرنے والے غریب لوگ ہوں کہ ان کی محنتوں سے فائدہ اٹھانے والے امیر، سب کے سب اس لعنت کے شکار ہیں اور حد تو یہ ہے کہ باوقار اور بے وقار دونوں طرح کے گھرانوں کی عورتیں بھی اس لعنت میں مبتلا ہو رہی ہیں۔

ہمارے ایک بزرگ عالم نے ایک واقعہ سُنایا کہ ایک جگہ نو بیاہتا جوڑے میں چل رہے تنازعہ کو حل کرنے کے لیے انہیں بلایا گیا، جس میں شوہر کسی طرح اپنی بیوی کے ساتھ رہنے پر راضی نہ تھا۔ انہوں نے اسے بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک اور اس کی کمیوں پر صبر کرنے سے متعلق اللہ ورسول کی ہدایات سُنائیں تو وہ غصّہ میں بھرا ہوا سیدھا کمرہ میں گیا اور ایک ڈبّہ لاکر یہ کہتے ہوئے دِکھایا کہ میری بیوی روزانہ یہ کھانے کی عادی ہے، میں اس کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہوں؟..... مولانا کہتے ہیں کہ اس ڈبّہ میں ڈھیر سارے گٹکھے کے پیکٹس تھے، کچھ استعمال شدہ اور کچھ ابھی استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے لیے یہ اچانک صورتحال تھی اور میں اس شخص سے کچھ نہ کہہ سکا اور سیدھے واپس چلا آیا۔

سگریٹ نوشی اور تمباکو کے سلسلے میں مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوؔی استاذ جامعہ ہدایت، جے پور (راجستھان) نے بیحد مفید تصنیف ''تمباکو نوشی اور اسلام'' کے نام سے پیش کی ہے۔

یہ کتاب بنیادی طور پر پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں تمباکو کی حقیقت، اس کی ماہیت، خواص، تمباکو کی تاریخ، عرب مسلم ممالک اور برِّ صغیر میں اس کی آمد، تمباکو کی طبی حیثیت، تمباکو پر ہوئی تحقیقات، تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا جائزہ، تمباکو کی اسلام اور دیگر مذاہب میں حیثیت جیسے موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔

بابِ دوم میں تمباکو کے استعمال کے سلسلے میں علمائے احناف، علمائے مالکیہ، علمائے شوافع، علمائے حنابلہ اور سلفی علماء کی آراء پیش کی گئی ہیں۔

تیسرے باب میں تمباکو کی حرمت کے سلسلے میں سبھی مسالک کے علماء کی آراء کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں تمباکو کے سلسلے میں مختلف مراکزِ افتاء اور اہم شخصیات کے فتاویٰ پیش کیے گئے ہیں۔

اور پانچویں وآخری باب میں مکمل تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ

سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے اور حوالہ جات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ زبان وبیان بھی بیحد سادہ اور عام فہم ہے۔ کتاب پر مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی، مدیر البعث الاسلامی ندوۃ العلماء لکھنؤ کا پیشِ لفظ ہے جب کہ مولانا محمد ظفیر الدین مفتاحی صاحب کی تقریظ ہے۔ جس سے کتاب کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہمارے حساب سے اس موضوع پر کام کرنے والوں اور اس لت میں مبتلا دونوں قسم کے لوگوں کے لیے یہ ایک بہترین کتاب ہے اور نشہ بندی کے تعلق سے جو کوششیں ملک و ملت میں ہو رہی ہیں، اس کتاب کے ذریعہ ان کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

ماہنامہ ''جدید النصیحہ'' شمارہ جنوری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم ڈاکٹر مفتی احتشام الحق

تبصرہ ماہنامہ ''ارمغانِ شاہ ولی اللہ'' پھلت، مظفرنگر

پان، بیڑی، سگریٹ، حقّہ جیسی عادتیں ہمارے معاشرے کے لیے کس قدر مضر ہیں اس کا اندازہ لگانا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ مال ومتاع کے ضیاع کے ساتھ اس میں جسم وجان کا زیاں بھی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ہر سطح پر یہ بُری لت کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور جو سماج جتنا زیادہ مہذّب اور ترقی یافتہ ہے، اس کوچۂ قاتل سے اس کی آشنائی اسی قدر زیادہ ہے اور اس کے ذریعے ترقی کا معیار متعین کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اس قدر بے حسی راہ پاگئی ہے کہ اب عموماً ہمارے یہاں اس کو کوئی غلط یا ناپسندیدہ کام بھی نہیں سمجھا جاتا ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی کی زیرِ نظر کتاب ''تمباکو اور اسلام'' اس سلسلے میں بڑی فکر انگیز اور چشم کُشا ہے۔ اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ تمباکو کے مضر اثرات اور نقصانات اور اس سلسلے میں کیے گئے عالمی تجربات کو بیان کیا گیا ہے اور تمباکو کی

پوری تاریخ اور برِّ صغیر میں اس کی ابتدا پر بہت معلوماتی مواد محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں تمباکو کے کچھ جزوی فوائد اور اس کے عالمگیر نقصانات، اعداد و شمار اور متعلقہ تفصیلات کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تمباکو کے استعمال پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بہت اہم اور چونکا دینے والا ہے۔ کتاب کے کل پانچ ابواب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر، اباحت و حرمت کے بیان میں مراکزِ افتاء اور دیگر اہم شخصیات کے فتاویٰ و تحریریں، تمباکو کی اباحت کے دلائل کا جائزہ اور حرفِ آخر کے عنوان سے تمام مذاہب و مسالک کے علماء کی موافق و مخالف آراء ایک جگہ جمع کر دی گئی ہیں۔ اس ضمن میں عالمی تنظیموں اور موجودہ اسلامی ممالک کی سگریٹ نوشی وغیرہ کے خلاف قراردادیں بھی تحریر ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمباکو نوشی ہمارے معاشرے کا ایک نہایت مضر اور تباہ کن مرض ہے اور اس سلسلے میں خاموشی اور غفلت ہمارے لیے نقصان دہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے یہ تمام معلومات بڑی محنت اور دیدہ وری کے ساتھ جمع کی ہیں اور مصنف کا جذبہ نیک اور خلوصِ نیت پر مبنی ہے۔

کتاب پر حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا شاندار پیشِ لفظ اور جے پور کے ممتاز عالم حکیم احمد حسن خان ٹونکی کا وقیع مقدمہ اس کتاب کے مفید ہونے کی بڑی سند ہے۔

یہ کتاب صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیائے انسانیت کے لیے ایک سوغات ہے اور اس کو دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں بڑے پیمانہ پر شائع ہونا چاہیے۔

ماہنامہ ''ارمغان شاہ ولی اللہ'' شمارہ فروری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا شکیل احمد سونی پتی

☆☆☆

تبصرہ ماہنامہ ''بانگِ حراء'' لکھنؤ

''تمباکو اور اسلام'' کا نیا ایڈیشن پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مولانا نے تمباکو کی حقیقت، ماہیت، خواص، طریقۂ استعمال، اس کی طبی حیثیت اور اقوام و مذاہب کی نظر میں تاریخی حیثیت سے بحث کی ہے۔ بابِ دوم میں فقہ اور فقہاء کے اقوال کی اقوام و مذاہب کی نظر میں اس کی اباحت سے بحث کی ہے۔ بابِ سوم میں حرمت پر دلائل دیے گئے ہیں۔ بابِ چہارم میں اداروں اور مفتیانِ کرام کے فتوے ہیں۔ بابِ پنجم میں اباحت کے دلائل کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے نیز اس کے گوناگوں مضرتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حرمت کے پہلو کو راجح بتایا گیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود جامع اور مدلل ہے۔ مراجع میں ۵۱/ معتبر و مستند کتابوں کی فہرست ہے۔ کتاب کے آخر میں آٹھ صفحات پر مشتمل شخصیات اور رسالوں کی تقاریظ اور تبصرے ہیں، ہر تبصرہ سے کتاب کی قدر و قیمت عیاں ہے۔ سچ یہی ہے کہ یہ ایک علمی دستاویز ہے، اسراف اور منکر کی جڑ بنیاد اکھیڑنے کی ایک سنجیدہ، فاضلانہ اور مخلصانہ کوشش ہے اور انسانی سماج کی گراں قدر خدمت ہے۔ کاش تمباکو سے سرور حاصل کرنے والے مولانا کی کتاب غور سے پڑھیں اور اپنی حرکتوں سے باز آئیں۔ کتاب کی طباعت، کاغذ اور کمپوزنگ عمدہ ہے۔ کور پیج عبرت انگیز اور کتاب کی روح سے ہم آہنگ ہے۔

ماہنامہ ''بانگِ حراء'' شمارہ فروری ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا محمد علاء الدین ندوی

تبصرہ سہ ماہی ''بحث و نظر'' دہلی

تمباکو مشہور نباتات میں ہے جو دنیا میں حقہ، پان، بیڑی، سگریٹ اور نسوار وغیرہ میں مختلف طور سے استعمال ہوتا ہے۔ مؤلف موصوف نے اسی کو اپنی بحث و تحقیق

کا موضوع بنایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا کردیا۔ یہ کتاب طبی معلومات، جدید تحقیقات اور فقہی مباحث ہر اعتبار سے ایک قابلِ تحسین کاوِش اور علمی سرمایے میں قیمتی اضافہ ہے۔

تمباکو کے مسئلہ پر علماء کا اختلاف رہا ہے اور قدیم کتابوں میں بھی اس کے متعلق جواز اور عدمِ جواز دونوں طرح کی رائیں ملتی ہیں۔ اس تعلق سے فقہاء کے ایک بڑے طبقہ کا رجحان عدمِ جواز کی طرف ہے جب کہ بہت سے علماء کے نزدیک اس کا استعمال مباح ہے۔ مؤلف موصوف نے ان دونوں طبقوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے، دونوں کے دلائل کو بیان کیا ہے اور تمباکو کے استعمال کے جائز ہونے اور ناجائز ہونے کے متعلق علماء نے جو کچھ لکھا ہے، سب کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد دونوں کے دلائل کو بیان کیا ہے اور پھر دلائل کا تجزیہ کرنے کے بعد ایک رائے قائم کی ہے۔ مؤلف دلائل کی تنقیح کے بعد جس نتیجے پر پہنچے ہیں اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

> ''دلائل وتحقیقات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمباکو شراب کی طرح حرام اور نجس تو نہیں ہے لیکن اسے مکروہِ تحریمی کہا جاسکتا ہے۔ یہ قول میرے نزدیک اعدل الاقوال ہے۔ اس لیے تمباکو استعمال کرنا، اس کی کاشت کرنا اور خرید وفروخت کرنا شریعت کی روح کے منافی ہے بلکہ یہ ایک غیر شرعی فعل ہے۔ اس کے ذریعے کمائی ہوئی رقم کو علماء نے سحت (حرام) کہا ہے۔ اس رقم سے کوئی عبادت درست نہیں۔ تمباکو کے فروغ میں کسی طرح کا تعاون، تعاون علی الشر ہوگا۔ تمباکو نوش علمائے دین کو امامت، خطابت، تدریس اور افتاء جیسے اہم عہدوں سے دور رکھنا چاہیے''۔

(ماخوذ از کتاب ص ۱۴۶)

کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کی رائے مضبوط اور نقلی وعقلی دونوں طرح کے دلائل پر مبنی ہے اور یہ نہ صرف مؤلف موصوف کی رائے اور تحقیق ہے

بلکہ قدماء میں ''شرحِ مراقی الفلاح'' کے مصنف حسن بن عمار شرنبلالی، حکومتِ عثمانیہ کے مفتی اعظم شیخ الاسلام محمد بن سعد الدین حنفی، علامہ حصکفیؒ، ریاض الصالحین اور الاذکار للنووی کے شارح ابن علان صدیقی شافعی اور دورِ حاضر کے علماء میں عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سابق مفتی اعظم سعودی عرب، عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ موجودہ مفتی اعظم سعودی عرب، مصر کے سابق شیخ الازہر محمود شلتوت، سید طنطاوی، محمد فرید وجدی، احمد الشرباصی، ڈاکٹر سعید رمضان، شیخ ابوبکر الجزائری، سید سابق، ڈاکٹر یوسف القرضاوی اور ہندوستان کے علماء میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، نواب قطب الدین خاں شارح ''مشکوٰۃ المصابیح'' مولانا محمد سورتی، محدثِ جلیل حیدر حسن خاں ٹونکی، مولانا نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری اور مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری جیسے اکابر علماء اور علومِ شریعت پر گہری نظر رکھنے والے اساتذۂ وقت کی رائے وہی ہے جسے مؤلف موصوف نے پیش کیا ہے۔

مؤلف موصوف نے تمباکو نوشی سے متعلق نہ صرف فقہی اعتبار سے سیر حاصل بحث کی ہے بلکہ اس کے ساتھ تمباکو کی حقیقت، اس کا علمی وتاریخی پسِ منظر، اس کی تاریخ، طبی حیثیت، مضمرات اور استعمال وغیرہ سے متعلق جدید تحقیقات اور تمباکو نوشی کے خلاف چلنے والی مہم جیسے اہم مباحث کو بھی بیان کیا ہے نیز یہ بتایا ہے کہ مختلف مذاہب میں اس کی کیا حیثیت ہے اور اس کے متعلق مختلف ممالک کے حکمرانوں نے اپنے اپنے زمانہ میں کیا فیصلہ کیا تھا؟ ان تفصیلات سے نہ صرف تمباکو کی حقیقت اور اس کے زہریلے اثرات کھل کر سامنے آجاتے ہیں بلکہ اس موضوع پر فقہی اعتبار سے لکھی جانے والی قدیم وجدید تحریروں کا خلاصہ اور عطر بھی قارئین کے سامنے آگیا ہے۔

مصنف نے تمباکو کے سلسلے میں جو نقطۂ نظر اختیار کیا ہے کہ اس کی خرید و فروخت سُحت اور مالِ حرام کے حکم میں ہے، یہ شدت محلِ نظر ہے کیونکہ تمباکو تو ایک پودا ہے، جس کا استعمال بہت سی ادویہ میں کیا جاتا ہے، جیسے بعض وہ پودے جو مہلک اور زہریلے ہیں لیکن علاج کے لیے ان کا استعمال کیا جاتا ہے، ان کی کاشت اور تجارت

اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو حرام نہیں کہا جا سکتا ہے۔اسی طرح حقہ اور پان میں زردہ کا استعمال بعض اوقات از راہِ علاج اور معمولی مقدار میں کیا جاتا ہے۔اب یہ بات محلِ نظر ہے کہ لذتِ نفس کے لیے اور بڑی مقدار میں تمبا کو کا استعمال اور استعمال کی یہ نوعیت حکم کے اعتبار سے ایک ہی درجہ میں ہے؟ تاہم مصنف کی آراء سے اختلاف تو کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے تحقیقی ذوق کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

بہر حال اپنے موضوع پر یہ کتاب نہایت عمدہ اور پُر مغز ہے۔ درمیانِ تحریر فقہاء کی عبارتیں بھی کثرت سے آئی ہیں، جن کے حوالوں کا اہتمام کیا گیا ہے اور بات پورے سلیقہ سے کی گئی ہے۔امید ہے کہ جدید موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے فضلاء ومحققین کے لیے یہ دیگر موضوعات پر غور وخوض کرنے کا میدان فراہم کرے گی اور اصحابِ ذوق اس علمی وتحقیقی کاوش کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

سہ ماہی ''بحث ونظر'' شمارہ جون ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا منور سلطان ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''اہلِ حدیث''، شکراہ ضلع گوڑگاؤں

تمبا کو یا کوئی بھی نشہ آور چیز انتقالِ خیال کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کے استعمال سے انسان کا فکری تسلسل ختم ہو جاتا ہے اور انسان کچھ لمحات کے لیے ایک راحت محسوس کرتا ہے۔

ایسے منشیات جن کے استعمال سے انسان دیر تک دنیا و مافیہا سے دور چلا جاتا ہے، بالعموم نیند لاتے ہیں یا پھر دماغی وفکری لہروں میں ارتعاش پیدا کر کے انسان کو فضا میں تیرتا ہوا محسوس کراتے ہیں جس سے آدمی ایک خاص سروری کیفیت سے گزرتا ہے تاہم تمبا کو ایک ناپائیدار نشہ ہے، جو صرف انسانی دماغ میں ٹھوکر لگاتا ہے اور اس کی فکری لہروں کو متاثر کر کے مختصر سکون دیتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں تمبا کو کے مضر اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ تمبا کو اور اس کا زہر نکوٹین انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہے۔اس سے انسانی دل، دماغ، پھیپھڑے، آنتیں اور اعصاب سخت متاثر ہوتے ہیں جو بسا اوقات السر وکینسر کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔تمبا کو کے مسلسل استعمال سے نزلہ، ضعفِ اعصاب، نامردی اور لقوہ بھی ہو جاتے ہیں۔

جناب مولانا حفظ الرحمٰن ندوی حفظہ اللہ نے فی الواقع اس کتاب کی ترتیب میں بڑی محنت کی ہے اور تمبا کو کے شرعی، معاشرتی، اقتصادی تمام پہلوؤں پر گفتگو کی ہے۔تمبا کو کا کمال یہ ہے کہ انسان اسے مضر صحت اور شرعاً مکروہ اور بعض علمائے کرام کے نزدیک حرام سمجھتے ہوئے بھی استعمال کرتا ہے اور کوشش کے باوجود بھی نہیں چھوڑ پاتا ہے اور کہتا ہے کہ چھٹتا ہی نہیں ہے اور تو اور حاجی صاحبان کے غول کے غول حرم شریف کے باہر نکل کر بیڑی یا سگریٹ میں دم لگاتے دکھائی دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے تمبا کو نوشی کے عاملین وغیر عاملین تمام ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔بالخصوص اس کے مضر اثرات بیان کرنے والوں کے لیے اس میں بھر پور مواد ہے۔

ماہنامہ ''اہلِ حدیث'' شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء

تبصرہ سہ ماہی ''تحقیقاتِ اسلامی''، علی گڑھ

تمبا کو نوشی اور اس کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ نوشی نے پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ایک طرف اس کی ترغیب وتشویق کے نت نئے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں اور پُرکشش اعلانات اور اشتہارات شائع کیے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہر اشتہار کی ڈبی پر بہت باریک خط میں یہ بھی تحریر کر دیا جاتا ہے کہ ''سگریٹ نوشی مضرِ صحت ہے''۔صحتِ انسانی کے لیے اس کا ضرر رساں ہونا ان عالمی

رپورٹوں سے پوری طرح عیاں ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ ہر سال تقریباً پانچ ملین لوگ اس بُری لت کی وجہ سے مرتے ہیں اور یہ کہ ان کی تعداد خطرناک متعدی امراض سے مرنے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ زیرنظر کتاب میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تمباکو اور اس کے ضمن میں بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

ابتداء میں فاضل مصنف نے تمباکو کی ماہیت، خواص، طبی حیثیت، استعمال کے مختلف طریقے، تاریخی پسِ منظر، عرب اور مسلم ممالک اور برصغیر میں آمد اور اس سے متعلق عصری تحقیقات، تمباکو نوشی کے خلاف مہم کا جائزہ اور اسلام و دیگر مذاہب میں اس کا حکم بیان کیا ہے۔ مسلمانوں میں بعض حضرات تمباکو نوشی کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ بیشتر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ مصنف نے اس موضوع پر تفصیلی مواد جمع کیا ہے۔ انہوں نے اباحت کے قائلین کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد بیان کیا ہے کہ حلت و حرمت میں اختلاف سے قطعِ نظر تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مضرِ صحت چیز سے پرہیز کرنا چاہیے اور تمباکو نوشی کا ضرر تسلیم شدہ ہے، مزید برآں اس میں اسراف بھی ہے، جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

فاضل مصنف کی یہ کوشش لائقِ ستائش ہے۔ معاشرہ میں تمباکو نوشی کے خلاف عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے اسے زیادہ سے زیادہ عام کرنا چاہیے۔ اب مصنف کی نظرثانی کے بعد یہ جمعیۃ الاصلاح، جے پور کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔

سہ ماہی ''تحقیقاتِ اسلامی'' شمارہ اپریل۔ جون ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم مولانا محمد رضی الاسلام ندوی

تبصرہ ماہنامہ ''اردو سائنس''، نئی دہلی

تمباکو کے استعمال کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے، جس کے نتائج کے بارے میں ہر باشعور انسان متفکر ہے۔ مسلمان اسے شرعی اعتبار سے دیکھتا اور جائز ناجائز کے

پیمانے پر تولتا ہے اور بالعموم اس کے استعمال کو ممنوع قرار دینے کا حامی ہے۔ جب کہ عام انسان اسے صحت کے لیے مضر سمجھتے ہوئے اس کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کے خواہاں ہیں۔ سگریٹ کے پیکٹوں پر یہ تحریر کہ یہ صحت کے لیے مضر ہے، اسی فکر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اب سے کچھ عرصہ پہلے تک تمباکو کے استعمال کے سلسلے میں محض اس بات پر اشتباہات تھے کہ یہ ایک پودے کی دین ہے اس لیے اسے حرام قرار دینا مناسب نہیں تاہم اس کی گندگی کے پیشِ نظر اسے مکروہ سمجھا جانا چاہیے۔ یہ صورتِ حال بدقسمتی سے کسی حد تک آج بھی برقرار ہے جو نہیں ہونا چاہیے تھی۔ آج تمباکو کے بارے میں ہماری معلومات بہت وسیع ہیں، ہمارے ماہرین کیمیا اس کے ایک ایک جز کا تفصیلی تجزیہ پیش کر چکے ہیں اور اس سلسلے میں مختلف زبانوں میں تحقیقی مقالے بھی موجود ہیں جن کی موجودگی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ تمباکو بلاشبہ ایک مضر اور مہلک شے ہے۔ زیرنظر کتاب کے پیشِ لفظ میں مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب کا یہ بیان بھی اسی حقیقت پر مبنی ہے۔ ان کے بموجب تمباکو کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو کے اندر ۲۵۰ رزہریلے مادّے موجود ہیں، ان میں سب سے بنیادی زہر نکوٹین ہے، اس کا سب سے بُرا اثر دل کی دھڑکن اور ہائی بلڈ پریشر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، اس کے علاوہ اور دوسری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے پھیپھڑے کا کینسر، حلق اور آنتوں اور گردوں کی بیماریاں، معدے کا زخم اور اس کی وجہ سے دوسری بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

''تمباکو اور اسلام'' کے مصنف مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب نے بلا شبہ اس کتاب کی تیاری میں بے حد عرق ریزی فرمائی ہے اور انتہائی محققانہ انداز سے مواد جمع کر کے ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے، جس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ کی یہ تصنیف پانچ ابواب پر مشتمل ہے، جس کے پہلے باب میں مصنف نے تمباکو کا علمی اور تاریخی پسِ منظر پیش کیا ہے جو تمباکو کے نام، اس کی ماہیت

وخواص، تاریخ، عرب، مسلم ممالک اور برصغیر میں اس کی آمد کے علاوہ تمباکو کی طبی حیثیت اوراس کے استعمال کے خلاف ردِعمل جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ سائنسی اعتبار سے تمباکو کے مضر انجام سے لاعلم ہونے کے باوجود اوّلین دور کے حکماء اور صلحاء نے اس کے استعمال کی کس طرح مخالفت کی اور اس کے استعمال کرنے والوں کے خلاف سخت ترین سزائیں تک تجویز کرڈالیں۔

باب دوئم میں مصنف نے تمباکو کی اباحت کے بیان میں مواد اکٹھا کیا ہے تاہم ایک حقیقت جو یہاں بھی پوری وضاحت سے سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ گو بعض احناف، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ اور سلفی علماء نے تمباکو کی حرمت کو صحیح قرار نہیں دیا ہے تاہم اس کی تعریف یا توضیح یہاں مفقود ہے۔ مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی کے نزدیک جو حکم دواؤں کا ہے وہی اس کا ہے یعنی جائز بلا کراہت مگر اس میں بدبو ہے سو مسجد میں جانے کے وقت منہ صاف کرے۔ مفتی محمد شفیع صاحب اباحت کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلاضرورت پئے تو مکروہِ تنزیہی ہے اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ منہ صاف کرنا بدبو سے ہر حال میں ضروری ہے۔ اباحت کی تائید کرنے والے شیخ احمد مالکی کے نزدیک تمباکو اس کے لیے حرام ہے جس کی عقل کو زائل کردے۔

باب سوئم میں تمباکو کی حرمت سے متعلق مباحث شامل کیے گئے ہیں اور یہاں بھی فاضل مصنف نے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کی آراء کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حلب کے ایک عالم محمد بن عبداللہ طرابیشی نے رسولِ کریمؐ کا یہ حوالہ کہ ''جس نے مٹی کھائی اس نے خودکشی پر مدد کی'' دیتے ہوئے لکھا ہے کہ تمباکو نوشی مٹی کھانے سے کم نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے اور جب عام طور پر تمام جسموں کے لیے اس کا مضر ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اس کا استعمال بھی عموماً سارے بنی نوعِ انسان پر حرام ہوگا۔ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری کے نزدیک زردہ، تمباکو کو کھانا پینا، اس کا منجن استعمال کرنا یا ناک میں اس کا سڑکنا جائز نہیں ہے اور نہ اس کی تجارت کرنا ٹھیک ہے۔

چوتھے باب میں مراکزِ افتاء اور دیگر اہم شخصیات کے فتاویٰ شامل ہیں اور آخری باب تمباکو کی اباحت کے دلائل کے مختصر جائزے سے بحث کرتا ہے تاہم بالآخر نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ گو قرآن وحدیث سے حرمت ثابت نہیں لیکن چونکہ ہر مضر شے ممنوع قرار دی گئی ہے، اس لیے تمباکو کو بھی ممنوع الاستعمال تسلیم کرنے میں کوئی تردّد نہیں ہونا چاہیے۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی یہ کاوش یقیناً لائقِ ستائش ہے۔ خدا انہیں اس کارِخیر کا اجرِعظیم عطا فرمائے۔ توقع ہے کہ عوام میں اس کتاب کی عام طور پر پذیرائی کی جائے گی اور لوگ اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

ماہنامہ ''اردو سائنس'' شمارہ اپریل ۲۰۰۴ء
تبصرہ بقلم ڈاکٹر شمس الاسلام فاروقی

تبصرہ ہفت روزہ ''نئی دنیا'' نئی دہلی

کتاب کے عنوان سے ہی آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ کتاب کا موضوع کیا ہے۔ بعض حضرات کتابیں لکھیں گے کینسر جیسے خطرناک مرض کے بارے میں اور کتاب کا نام اس قدر شاعرانہ رکھیں گے کہ آپ اسے شعری مجموعہ سمجھتے رہیں گے۔ یہ کسی بھی مصنف کے لیے پہلا امتحان ہوتا ہے، اس پہلے امتحان میں جناب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ندوی کامیاب رہے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب ''تمباکو اور اسلام'' کے بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل دو چار باتیں اِدھر اُدھر کی۔ یہ بات کوئی کہنے کی نہیں ہے مگر پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ اسلام صرف روزہ، نماز کا نام نہیں، اسلام مکمل نظامِ حیات ہے، زندگی بسر کرنے کا سب سے سیدھا آسان اور فطری طریقہ اسلام سکھاتا ہے۔ زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزاری جائے تو مومن کا ہر کام عبادت ہے، کھانا اور سونا بھی عبادت، مگر ہائے افسوس! کہ ہم ایک اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والے خود گمراہی کے راستے پر چل پڑے ہیں۔ آج مسلمان تمام سماجی بُرائیوں کے مرتکب ہیں۔ سماجی

برائیوں میں تمباکونوشی ایک عالمی بیماری ہے۔اتنی بات لگ بھگ تمام لوگ جانتے ہیں کہ تمباکونوشی صحت کے لیے مضر ہے لیکن تمباکو کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کیا ہے یہ جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

دوسری بات علمائے کرام کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں، ہمارے ملک میں ہندی اور انگریزی میڈیا کی مہربانی سے دینی مدارس اور علمائے کرام کی بڑی غلط تصویر پیش کی گئی ہے، انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا ہے۔دشمنِ اسلام کی غلط بیانیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ملت کے نونہال بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کے تعلیم یافتہ حضرات دنیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ علمائے کرام نے ماضی میں ملک وقوم کی رہنمائی کی ہے اور آج بھی کررہے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب کے مصنف جناب حفظ الرحمٰن ندوی ایسے ہی ایک عالمِ دین ہیں جنہوں نے ایک خطرناک سماجی بیماری کی طرف ہمیں متوجہ کیا ہے۔

اگر آپ سگریٹ پینے کے عادی ہیں، آپ گٹکا خور ہیں، آپ بیڑی پیتے ہیں، آپ حقہ سے شغل فرماتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔اگر آپ ان عیوب سے پاک ہیں تو بھی اس کتاب کو پڑھیں اور دوست واحباب کو تحفتاً پیش کریں۔اس کتاب کے مطالعے سے آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہ آئے ایسا ممکن نہیں۔کتاب کی اہمیت وافادیت کے بارے میں یہاں اشارتاً عرض کردیا ہے، باقی کام آپ کا ہے کہ کتاب کا مطالعہ کریں۔

ہفت روزہ ''نئی دنیا'' شمارہ ۱۱۔۱۷اپریل ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم شفیع ایوب

تبصرہ ماہنامہ ''یادگارِ اسلاف'' اجراڑہ، میرٹھ

تمباکونوشی بعض بچوں کو اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملتی ہے، بڑوں کی بے احتیاطی اس کا سبب بنتی ہے جب کہ بعض بے راہ رو ہمجولیوں کی صحبت سے اس لت میں مبتلا

ہوتے ہیں، ابتداءً شوقیہ تمباکو کا استعمال کیا جاتا ہے، پھر عادت بن جاتی ہے اور دھیرے دھیرے یہی عادت میں تبدیل ہوجاتی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آج تمباکو کی کراہت عام طور پر ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے، چند بزرگوں کے سوا نوجوان عام طور پر اس سے متنفر نہیں۔

اسباب خواہ کچھ بھی ہوں، تمباکونوشی کی وبا معاشرہ میں خطرناک حد تک جڑ پکڑ چکی ہے، ذات برادری، رنگ ونسل، مذہبی حد بندیوں اور عمر کی قید سے اوپر اٹھ کر اس نے پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، نوجوان اس میں زیادہ ملوث ہیں، بعض تو اس حد تک اس میں مبتلا ہیں کہ ایک وقت کھانا کھائے بغیر رہ سکتے ہیں مگر اس کے بغیر گزارہ مشکل نظر آتا ہے۔اس میں ملوث افراد ساتھ ہی اس کے نقصانات کے بھی قائل ہیں، حد تو یہ ہے کہ جو کمپنیاں اس کاروبار کو چلارہی ہیں، وہ بھی اس کے مضرِ صحت ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن ساتھ ہی بابانگِ دہل اشتہار بازی میں بھی مصروف ہیں۔

تمباکو کا استعمال خواہ کسی طریقہ پر کیا جائے، سبھی کے بارے میں مضرِ صحت ہونے پر ماہرین اتفاق رکھتے ہیں، اس کا مستقل استعمال دل ودماغ ودیگر اعضاء و جوارح کو بتدریج بے حس بنا دیتا ہے، سانس سے متعلق بیشتر بیماریاں اور پھیپھڑوں کے امراض اسی کی دین ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ تمباکونوشی آنے والی نسلوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، ایسے افراد کے بچوں کو بہت سی بیماریاں والدین سے ورثہ میں ملتی ہیں بالخصوص اگر ماں اس کی عادی ہوتو!

تمباکونوشی کے انسداد کے لیے دنیا بھر میں اجتماعی وانفرادی کوششیں مختلف سطح پر ہورہی ہیں۔صحتِ عامہ سے متعلق تنظیمیں بھی اس کے لیے جدوجہد کررہی ہیں۔ اصلاحِ معاشرہ کے علمبردار حضرات بھی اس کے لیے کوشاں ہیں، گزشتہ برس یوپی حکومت نے بھی گٹکے کے استعمال پر شدت کے ساتھ پابندی عائد کی پھر بھی مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید الجھتا جارہا ہے اور یہ وبا معاشرہ میں ایک ناسور بن کر پنجے گاڑ چکی ہے، میرے خیال میں اس لعنت سے چھٹکارے کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے

کہ نوجوانوں کے دلوں میں کسی بھی طرح کے نشہ سے شدید نفرت پیدا کردی جائے، روک ٹوک، ڈانٹ ڈپٹ اور پابندی اس کا موثر علاج نہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی عرصۂ دراز سے تمباکونوشی کے خلاف انفرادی مہم چلاکر برابر جدوجہد کررہے ہیں، اخبارات ورسائل میں ان کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں جو یقیناً قارئین کومتوجہ کرتے اوراثر انداز ہوتے ہیں۔موصوف نے ان سب مضامین کو یکجا کر کے مفید اضافوں اور ترمیمات کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کر کے زیادہ نافع اور ٹیمپریری کے بجائے مستقل ودیرپا بنادیا ہے۔

زیرتبصرہ کتاب ''تمباکواوراسلام'' انسدادِتمباکونوشی کی طرف ایک اچھی پیش رفت اور مناسب کوشش ہے اوراس اعتبار سے منفرد بھی کہ اس میں تمباکو کی حقیقت، ماہیت، مضرت، اباحت، حلت، حرمت اور طبی وسماجی حیثیت ہرایک سے محققانہ بحث کی گئی ہے، کتاب میں (جیسا کہ نام سے ظاہر ہے) انسدادِتمباکونوشی کو مذہب سے جوڑ کر قرآن وحدیث کے دلائل سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے، ظاہر ہے دین و مذہب کا تعلق اعتقادات سے زیادہ ہوتا ہے، اس لیے مذہب سے مربوط چیزیں سیدھا دل پراثر کرتی ہیں اور ترغیب وترہیب میں یہ سلسلہ زیادہ کارگر ہوتا ہے، اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں اس کی کیا حیثیت رہی ہے اور پیشوایانِ مذاہب نے اس کے بارے میں کیا ردِعمل ظاہر کیا ہے، اس کو بھی واشگاف کیا گیا ہے، ساتھ ہی مسالکِ اربعہ وسلفی علماء کے خیالات، ہرمکتبِ فکر کے گزشتہ وموجودہ علمائے کرام کی قیمتی آراء مفتیانِ کرام کے مدلل فتاویٰ، اطباء اور ماہرینِ صحت کے گرانقدر مشورے، قدیم وجدید علوم کے ماہرین اور دانشوران کے فیصلے، مختلف کانفرنسوں کے حوالے سے اس کے مضر اثرات پر تحقیق بحث ومقالہ جات، سلاطین کا طرزِعمل اور اپنی رعایا کے تئیں اس سے اجتناب وپرہیز کی کوشش، مختلف ممالک میں تمباکونوشی کے باعث ہونے والی اموات کے اعداد وشمار وغیرہ کونہایت مناسب پیرایہ اور عمدہ اسلوب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب انسدادِتمباکونوشی کے لیے حرفِ آخر نہیں تو کم ازکم اہم ترین کڑی ضرور ہے جس میں زیرِبحث امر سے متعلق ہرمسئلہ کو مفصل انداز میں بیان کرتے ہوئے تمام

ضروری باتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف کا یہ قدم لائقِ صد تحسین ہے، تمباکونوشی کے پسِ منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا قیمتی وبصیرت افروز پیش لفظ اور تقاریظ وتبصرے کتاب کی زینت اور سونے پر سہاگہ کے مصداق ہیں۔ نام کے علاوہ عمدہ کاغذ اور خوبصورت چہار رنگ سرِورق قاری کو متوجہ کیے بغیر نہیں رہتا، مصنف کا طرزِتحریر دلکش، مطالعہ وسیع، نظر عمیق اور جذبہ صادق ہے۔ امید ہے کہ کتاب عوام الناس کے لیے نافع اور قاری کے دل پر اثر انداز ہوکر اس سماجی لعنت پر انکش لگانے میں کامیاب ہوگی، اللہ تعالیٰ مصنف کو اجرِ جزیل سے نوازے۔ آمین

ماہنامہ ''یادگارِ اسلاف'' شمارہ جون ۲۰۰۴ء

تبصرہ بقلم مولانا احمد میرٹھی قاسمی

تبصرہ روزنامہ ''انقلاب''، ممبئی

آج ساری دنیا میں تمباکونوشی کے خلاف مہم چلائی جارہی ہے۔ عصری ماہرانِ طب کے نزدیک اسے نوش کرنے والوں میں کینسر کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ کتاب تمباکو کی تاریخ اور اس کی تمام جزئیات پر نہ صرف بحث کرتی ہے بلکہ اس کے مضر اثرات اور اس کے حوالے سے علمائے دین کی تنبیہ ہی نہیں اسے اسراف ثابت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ تمباکو کے مکروہِ تحریمی ہونے میں کسی بھی طرح کا شک وشبہ نہیں۔

یہ کتاب تمباکونوشی کے خلاف ہماری ناقص معلومات کے مطابق اردو میں باقاعدہ پہلی کتاب ہے جس میں علمی، مذہبی اور طبی نقطۂ نظر سے اپنی بات کو مدلل کیا گیا ہے، جس کو پڑھنے سے نہ صرف اس موضوع کے تعلق سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے بلکہ تمباکو کے خلاف ایک احساس بھی بیدار ہوتا ہے۔ اردو حلقوں میں ایسی کتابوں کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔

روزنامہ ''انقلاب'' شمارہ ۱۷ر دسمبر ۲۰۰۴ء

تبصرہ سہ ماہی ''**الشارق**'' مظفرپور اعظم گڑھ

''تمباکو اور اسلام'' نامی کتاب دیکھنے میں مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر معلومات سے لبریز ہے، پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں الگ الگ عنوانوں کے تحت مفصل اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

بابِ اوّل میں تمباکو کی حقیقت، تاریخ، ماہیت وخواص، طبی حیثیت اور اس کے استعمال کے طریقے وغیرہ جیسے امور سے واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بابِ دوم وسوم میں ائمۂ متبوعین کے نزدیک اس کی اباحت وتحریم سے متعلق تفصیلی گفتگو ہے، بابِ چہارم میں دارالافتاؤں اور اصحابِ نظر کے فتاویٰ پیش کیے گئے ہیں۔ بابِ پنجم اباحت کے دلائل کا تجزیہ، تمباکو نوشی، اسراف جیسے عنوانات پر مشتمل ہے۔ آیات و احادیث سے شواہد اور استدلال سے مزین یہ کتاب طبی، تاریخی اور فقہی ہر سہ پہلوؤں کو محیط ہے۔

مزید برآں اہلِ علم کے پیشِ لفظ، مقدمہ اور تقریظات نے کتاب کو اور بھی وقیع اور نافع بنادیا ہے۔ غرض یہ کتاب اپنے لائق مصنف کی انتہائی جگرکاوی کا نتیجہ ہے، اخلاص وہمدردی کے ساتھ جابجا تمباکو اور اس جیسی منشیات سے اجتناب پر زور دیا گیا ہے، البتہ کہیں کہیں اسلوب میں شدت کا احساس ہوتا ہے، مصنف چونکہ ایک وسیع النظر، مختلف مکاتبِ فکر کے خوشہ چیں اور صاحبِ ذوق عالم ہیں اس لیے ان کی یہ کتاب بیحد مفید اور جامع بن گئی ہے۔ قارئین سے اس معلوماتی کتاب کے مطالعہ کی خصوصی گزارش وسفارش کی جاتی ہے۔

سہ ماہی ''الشارق'' شمارہ فروری مارچ ۲۰۰۵ء
تبصرہ بقلم مولانا خطیب الرحمٰن ندوی

☆☆☆

تبصرہ ماہنامہ ''**آئینۂ مظاہرِ علوم**'' سہارنپور

پیش نظر کتاب کے مؤلف جناب مولانا حفظ الرحمٰن اعظمی ندوی ہیں، جنہوں نے ''تمباکو اور اسلام'' نامی اس کتاب میں تمباکو سے متعلق چاروں مسالک کے نظریات، دانشوروں کے رجحانات، عالمی اداروں کے اعداد وشمار، مختلف علمائے کرام کے خیالات، صحت کے لیے تمباکو کے نقصانات نیز اس کی اصلیت، ماہیت، تاریخ اور خواص کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مستند اور معتبر کتابوں اور اہم شخصیات کے فتاویٰ بھی شامل کیے ہیں۔ جن کی وجہ سے تمباکو کی زہرناکی اور اس کے ذریعے مختلف بیماریوں کے پیدا ہونے کے خدشات پر تفصیل سے روشنی پڑتی ہے۔ مؤلف نے تمباکو کو مکروہِ تحریمی فرمایا ہے جو ان کی ذاتی رائے ہے، ہمارے نزدیک تمباکو مضر صحت تو ضرور ہے مگر وہ تحریمی نہیں، اسی طرح مؤلف کا یہ کہنا کہ ''تمباکو نوش علمائے دین کو امامت وخطابت، تدریس وافتاء جیسے اہم عہدوں سے دور رکھنا چاہیے''، یہ بھی زیادتی ہے، البتہ تمباکو کے استعمال سے نفیس طبائع کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے ایسی جگہوں پر جہاں تمباکو کے استعمال کو غلط اور معیوب سمجھا جاتا ہو مثلاً مسجدوں، خانقاہوں، مذہبی مقاموں، بزرگوں کی مجلسوں اور درسگاہوں وغیرہ میں بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

دورانِ درس اساتذہ کو بھی پان، بیڑی، سگریٹ، سگار، نسوار، حقہ، گٹکا اور کھینی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے کہ اس سے کتاب اور درسگاہ کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ اسی طرح دورانِ تقریر منہ سے نکلنے والے چھینٹوں سے سامنے رکھی ہوئی کتاب بھی محفوظ نہیں رہتی جس کا راقم کو بھی مشاہدہ ہے اور سنجیدہ طبقہ اس کو قطعاً اچھا نہیں سمجھتا۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کا یہ کارنامہ لائقِ تحسین وآفرین ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نیک جذبہ کی قدر کرنی چاہیے۔ میرے خیال سے اس کتاب کو اعلیٰ پیمانے پر شائع کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے کتاب کی طباعت واشاعت کے

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور دورِ حاضر میں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی طرح بلا ترمیم و تنسیخ اشاعت کی عام اجازت ہونی چاہیے۔

کتاب اس لائق ہے کہ عوام وخواص میں یکساں پڑھی جائے اور اہلِ علم طبقہ کو بھی یہ کتاب اپنے مطالعہ میں ضرور رکھنی چاہیے۔

ماہنامہ ''آئینۂ مظاہر علوم'' شمارہ مئی۔۲۰۰۵ء

تبصرہ ماہنامہ ''الفاروق'' کراچی پاکستان

اس کتاب میں تمباکو کی حقیقت اور اس کا علمی و تاریخی پسِ منظر بیان کیا گیا ہے۔اباحت وحرمت کے سلسلے میں فقہائے اربعہ کی آراء بیان کی گئی ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ سبھی مکاتبِ فکر کے علماء کے درمیان تمباکو کی حلت و حرمت کے بارے میں اختلاف رہا ہے لیکن اس کے مضرِ صحت ہونے پر سب کا اتفاق پایا جاتا ہے، جس سے پرہیز کرنا چاہیے۔حرمت پہ اتفاق نہ بھی ہو لیکن اسراف ہونے پر اتفاق ضرور ہے، مرتب نے ضمناً بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ پر بھی مدلل بحث کی ہے، کتاب کی طباعت واشاعت معیاری ہے۔

ماہنامہ ''الفاروق'' شمارہ مئی ۲۰۰۵ء

☆☆☆

[redacted]